ادبیات

لا تخف انک انت الاعلیٰ

جناب آثم مظفر نگری

عشق میں کیوں بیکسیٔ عشق کا ہے غم تجھے
زخمِ دل کا دل ہی سے مل جائیگا مرہم تجھے

خود یہ سمجھاتا ہے مرگ و زیست کا عالم تجھے
زندگی جاوداں ہے زندگیٔ غم تجھے

درسِ غم دیتا ہے نفسِ مطمئن پیہم تجھے
اک صدا آتی ہے بامِ عشق سے پیہم تجھے

جستجوئے گوہرِ مقصود سے پہلے یہاں
ساحلِ دریا کا ہونا چاہیئے محرم تجھے

پیرویٔ خضر سے بیگانہ ہے تو اس لئے
روکتے ہیں جادۂ منزل کے پیچ و خم تجھے

پھر اسی شعلے کو بھڑکا دے بگرمیٔ فغاں
کر دیا تھا جس نے سوزِ عشق کا محرم تجھے

یوں نہ ہو مایوس پیدا کر وہ تابِ زندگی
جس نے دارائی کا بخشا تھا کبھی پرچم تجھے

ربط پیدا کر سرودِ نے نوازِ عشق سے
تا کریں بیدار نغماتِ خودی ہر دم تجھے

زندگی کی ابتدا و انتہا پر غور کر
جب نظر آئے کہیں اک قطرۂ شبنم تجھے

بادہ و جام و سبو سے کر دیا ہے بے نیاز
ساقیٔ بزمِ ازل نے دے کے جامِ جم تجھے

سُن کلامِ خامشی آ کر سرِ بزمِ وفا
دے اگر فرصت کبھی یہ بحثِ کیف و کم تجھے

ہو نتیجہ جو بھی کچھ لیکن بعزمِ انقلاب
نالۂ برہم سے کرنا ہے جہاں برہم تجھے

اس جہانِ مُردہ کو دینی ہے پھر تازہ حیات
اب تو دکھلانا ہے اعجازِ بنِ مریم تجھے